

رجم کی سزا شرعی حد ہے

شرعی عدالت کے غیر شرعی فیصلہ پر احتجاج

وفاقی شرعی عدالت کے ججوں نے ایک فیصلہ میں اسلام کی ایک قطعی طے شدہ اجماعی سزا - حد شرعی - رجم کو تعزیر قرار دے کر نہ صرف علمی دینی حلقوں بلکہ تمام مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑا دی۔ ہر طرف سے اسی غیر شرعی جسارت پر جا پراغترض ہو رہے ہیں کہ صدر پاکستان نے اس عدالت کی علماء پر مشتمل از سر نو تشکیل کا اعلان کر کے ایسے غیر شرعی فیصلوں کا راستہ روک دیا ہے تاہم موجودہ عدالت کے فاضل ارکان کے بارہ میں اب بھی عام مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے ایسے اہم منصب کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔ اور توہینِ حدودِ اسلامی کے ضمن میں ان کا احتساب کیا جائے۔ ایسے چند اسلٹ پیش ہیں۔

(ادارہ)

اسلام میں شادی شدہ زانی کی سزا رجم کہلاتی ہے۔ رجم و سنگساری اسلامی حدود میں سب سے اہم اور سب سے مقدم ہے مشہور و متواتر المعنی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار حد رجم جاری فرمائی۔ خلفائے راشدینؓ اور تمام صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے۔ چودہ سو سال سے تمام علماء کرام کا اس پر اتفاق چلا آ رہا ہے شیعہ سنی۔ دیوبندی۔ بدیعوی اور ائمہ حدیث ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر اس مسئلہ پر متفق ہیں۔

فقہ وحدیث کی تمام اہم کتابوں میں حد رجم کو "کتاب الحدود" میں سرفہرست مفصل و مدلل بیان کیا گیا ہے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حد رجم کی اہمیت کے پیش نظر اس پر مستقل خطبہ دیا تھا جس میں فرمایا تھا۔

رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِمْنَا
بَعْدَهُ فَاخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ
يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
تَعَالَى فَيُضِلُّوا بترك فَرِيضَةٍ اخْلَهَا اللَّهُ
(بخاری جلد دوم ص ۱۰۹ مسلم جلد دوم ص ۵۵ کتاب الحدود)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے
بعد ہم نے رجم کیا۔ اب مجھے خطرہ ہے کہ زمانہ گزرنے
پر کوئی کہنے والا یوں نہ کہنے لگے کہ ہم رجم کا حکم کتاب
اللہ میں نہیں پاتے۔ تو وہ ایک دینی فریضہ ترک
کرنے سے گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا

اسلامی قانون کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ جلد دوم کتاب الحدود ص ۲۸۹

اسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رَجِمَ مَا عَزَا
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نابغہ کو رجم کیا
..... وعلیہ اجماع الصحابة
اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع و اتفاق ہے۔

محقق ابن الہمام، فتح القدیر شرح ہدایہ جلد پنجم کتاب الحدود ص ۱۳ میں حد رجم پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں
ثبوت الرجم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر المعنی کشفاً علی وجود خاتم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے رجم کا ثبوت متواتر المعنی احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت علی کی شجاعت اور خاتم طائی کی سخاوت
کی طرح مشہور و معروف ہے۔

آگے لکھتے ہیں: "انکارہ انکارہ دلیل قطعی بالاتفاق" حد رجم کی دلیل کا انکار کرنا بالاتفاق قطعی دلیل
کا انکار کرنا ہے۔ نیز ابن الہمام لکھتے ہیں: علیہ اجماع الصحابة ومن تقدم من علماء المسلمين کہ
حد رجم پر صحابہ کرام اور تمام علماء اسلام کا اجماع ہے۔

نام نہاد اجتہاد کے عنوان سے بعض لوگوں کا رجم کو حد شرعی تسلیم نہ کرنا عدالت نبوی کی توہین اور تحریف و
الحاد کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔

ایسے گمراہ اور ملحد لوگوں کا مقصد ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنا اور قوم و حکومت کے لئے ایک نیا فتنہ
کھڑا کرنا معلوم ہوتا ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاقی شریعت جیسے اہم ادارہ کو ان فتنہ پرداز عناصر سے
پاک کر کے پاکستان کے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔ اور شرعی عالمتوں میں قرآن و حدیث کے ماہر ممتاز علماء کو مقرر کر کے
تحریف و اسکا د کے فتنوں کا ہمیشہ کے لئے سبب بابت کرنے کا ثبوت مہیا کرے۔

(مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ مخزن العلوم خانیپور اور دارالعلوم عید گاہ کبیر والا کے اکثر اساتذہ کے دستخط)

✱ اخبارات میں یہ جگہ پش خیر چھپی کہ وفاقی شرعی عدالت نے یہ دیکھیاں دیا کہ سنگسار کرنا شرعی حد نہیں بلکہ
تعزیر ہے اور یہ اسلامی احکام کے منافی ہے۔

سمر زمین پاک کی تاریخ میں اسلامی احکام کو مسخ کرنے کی یہ بدترین مثال ہے۔ سورہ احزاب ۲۶ میں ایک صریح
حکم ہے کہ

"جب اللہ و رسول مومنین کے معاملات اور نزاعات میں کوئی فیصلہ کر دیں تو مومنین کو پھرنے پر معاملات میں کوئی
اختیار نہیں رہتا اور جو شخص نافرمانی کرے گا وہ کھلم کھلا گمراہ ہے"

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کہ رجم کتاب اللہ میں موجود ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شادی شدہ لڑکیوں کو سنگسار کیا اور ہم نے بھی حضور کے بعد سنگسار کیا

اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ ایک طویل زمانہ گزرنے کے بعد لوگ کہیں گے کہ رجم کتاب اللہ میں سے نہیں ہے
خبردار رجم حق ہے اور یہ ایک فریضہ ہے اور اس کا ترک فرض کو چھوڑنا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین تابعین اور آج کے دن تک پوری امت کا اتفاق ہے
کہ رجم حد و اللہ میں سے ہے۔ اس شرعی والہامی پس منظر کی روشنی میں دنیا کے جیورسٹ کو بھی یہ اختیار
نہیں ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی رائے زنی کرے۔ چہ جائیکہ وہ یہ جرات کرے کہ خدا، رسول کے فیصلہ اور اجماع
امت کو بیک تلم منسوخ کر دے۔ وفاقی شرعی عدالت کے جن ججوں نے یہ فیصلہ دیا ہے وہ اصول و قانون کی رو
سے اس کے مجاز ہی نہیں ہیں۔

میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ ان ججوں نے اللہ و رسول کی کھلی توہین کی ہے۔ اگر پاکستان میں کوئی اصلی
شرعی عدالت ہوتی تو ان ججوں پر توہین خدا و رسول کا مقدمہ چلایا جاتا۔ آخر میں میں صدر ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا
ہوں کہ ان لوگوں کو ہمیشہ کے لئے نا اہل قرار دے دیا جائے۔

سید عطار المحسن بخاری - دار البیہاشم - پولیس لائن روڈ - ملتان۔

★ ۱۲ مارچ کے اخبارات میں وفاقی عدالت شرعیہ پاکستان کا فیصلہ بسلسلہ رجم آپ کی فکڑ سے گزرا ہو گا جس
میں رجم کو اسلام کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ اور فیصلہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ رجم کے سلسلہ میں سنگ سار کرنے کا جو
آرڈی ننس جاری کیا گیا اس میں ۱۳ جولائی تک ترمیم کی جائے۔

رجم کا حکم بھی امت مسلمہ کا ایک مسلمہ عقیدہ چلا آیا ہے۔ آج اس مسلمہ عقیدہ کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی فیصلہ
شرعاً موثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس فیصلہ سے ایک قانونی الجھن پیدا ہو کر رہ گئی ہے۔ ایسے حالات میں آپ کی توجہ
اس طرف مبذول کرتے ہوئے گزارش ہے کہ اس کے لئے موثر حکمت عملی بروئے کار لائی جائے۔ جس سے یہ فیصلہ منسوخ
کرنے کے لئے حکومت پاکستان کو کوئی کارروائی عمل میں لانے کے لئے کہا جائے۔

مولانا محمد دوست خان - مہتمم دارالعلوم پٹنہ ری - پونچھ آزاد کشمیر

★ ۱۲ مارچ کے اخبارات میں یہ اضطراب انگیز خبر شائع ہوئی کہ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے ایک اکثریتی
فیصلے کے ذریعے حدود آرڈی ننس کی ان دفعات کو اسلام کے منافی قرار دے دیا ہے جو زنا کی سزا رجم (سنگ ساری)
سے متعلق ہے اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۳ جولائی تک اس قانون میں ترمیم کر دے۔ ابھی اس فیصلے کی
تفصیلات منظر عام پر نہیں آئیں۔ لیکن اگر یہ خبر درست ہے۔ تو یہ پاکستان کی تاریخ میں انتہائی افسوسناک
واقعہ ہے کہ اسلام کے ایک قطعی حکم کو اسلام کے منافی قرار دیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ رجم کا حکم قرآن و سنت کے ناقابل انکار دلائل سے ثابت ہے اور چودہ سو سال کے دوران